لیے قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دی جائے، انھیں آنحضرت ﷺ کے دامنِ رحمت میں لانے کی محنت کی جائے، قادیانی وساوس کا شکار عوام کے شبہات رفع کیے جائیں۔ آپؒ نے ایک موقع پر مسلمانوں کو اس کام کی تحریض و ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''ہم تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے تمام فروعی اختلافات ہمیشہ کے لیے بھلا کر تبلیغِ اسلام اور ردِ مرزائیت میں مشغول ہوجائیں۔''

(ماہنامہ بینات، شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ۔ بصائر و عبر، حصہ دوم، صفحہ: ۲۰۷)

چنانچہ آپؒ نے خود بھی پاکستان اور بیرونی ممالک کے دورے کر کے وہاں مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی شاخیں قائم فرمائیں اور اپنے تربیت یافتہ شاگردوں کو بھی اندرون و بیرونِ ملک اس کام میں لگائے رکھا، انھیں اس کام کے مفید و مؤثر طریقے وضع کر کے دیے اور دوسری مثبت و کارآمد ترتیبات قائم فرمائیں۔

اس فیصلے کو تقریباً اکیاون سال ہوچکے ہیں اور یہ مہینہ بھی ستمبر ہی کا ہے، اس لیے ہم سب مسلمانوں کے لیے بہت ضروری ہے کہ اپنے ان اکابر کی محنتوں اور ان کے عملی طریقوں کو سامنے رکھ کر دامے، درمے، قدمے، سخنے اس کام میں لگ جائیں، تاکہ یہ فتنہ اندرون و بیرونِ ملک اپنے بیخ و بن سے ختم کیا جاسکے، اور اپنے مسلمان بھائیوں کے دین و ایمان کی حفاظت ہوسکے۔

# جشنِ آزادی ...... مگر کیسے؟

۱۴/اگست/۱۹۴۷ء کو پاکستان کا قیام اپنے اس مبینہ مقصد کے تحت ہوا تھا کہ ہم کفار کے تسلط سے آزاد ہوکر ایک آزاد اسلامی فلاحی ریاست بنائیں گے، جہاں حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات خطۂ ارضی پر اُسوۂ حسنہ بن کر اُبھریں گی، الحمد للہ! کچھ حد تک اس پر عمل درآمد بھی ہوا، جیسا کہ قراردادِ مقاصد اور ۱۹۷۳ء کا آئین ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ۱۴/اگست کو تجدیدِ عہدِ وفا کریں اور اسلام کے نفاذ کے لیے اقدامات کو عملی طور پر آگے بڑھائیں اور جو بھی رکاوٹیں درپیش ہیں، ان کو حکمت، تدبر اور فہم و فراست سے دور کرنے کی کوششیں کریں، اس کے ساتھ ساتھ آزاد اسلامی وطن میں آزادی کی سانسیں لیتے ہوئے ہمیں بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہونا چاہیے، گناہوں سے توبہ و شرمندگی کے احساس کو بیدار کر کے آئندہ کی زندگی کا سفر معصیت اور لہو و لعب سے پاک شروع کرنا چاہیے، اور جس مقصد کے تحت پاکستان کا قیام عمل میں آیا تھا، اس کے لیے ہمیں عملی جدوجہد کرنی چاہیے، اس لیے کہ غلامی سے بڑھ کر کوئی ذلت و خجالت اور آزادی سے بڑھ کر کوئی نعمت و انعام نہیں۔ قرآن کریم

میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی بھی اور براہِ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار بنی اسرائیل کو یہ انعام یاد دلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں فرعون کے طوقِ غلامی سے نجات دلائی ۔ فرعون نے جو مظالم بنی اسرائیل پر ڈھائے تھے، انگریز نے ہندوستانیوں خصوصاً مسلمانوں پر اس سے کم نہیں ڈھائے، اس لیے مسلمانوں کا انگریز کی غلامی سے نجات پانا بنی اسرائیل کی آزادی کی نعمت سے کم نہیں تھا۔

ہونا یہ چاہیے تھا کہ آزادی کی نعمت پر خوشی کا اظہار بھی جواز کے دائرے میں ہو، لیکن اس سال تو بعض مؤقر جرائد کے توسط سے یہ خبر سامنے آئی کہ جشنِ آزادی منانے کے نام پر لاہور کی ایک تقریب میں ایسی ایسی خرافات اور مخربِ اخلاق افعال وحرکات کی گئیں کہ جن سے شریف انسان اور باشعور وباحیا آدمی کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کیا اس طرح کے اعمال کرنے والے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت نہیں دے رہے؟! کیا ان لوگوں نے ایسی بے ہودہ تقریبات کے لیے حکومت سے اجازت لی تھی؟ اگر اجازت لی تھی تو کن شرائط پر؟ اور اگر صاحبانِ اختیار کو ان تمام خرافات کا علم تھا تو ان کو اجازت کیوں دی؟ یا علم نہیں تھا تو علم میں آجانے کے بعد ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ کچھ کالی بھیڑیں ہمارے پیارے ملک کا چہرہ مسخ کرنے کے لیے ملک دشمنوں کے ہاتھوں کھیل رہی ہوں؟! بہر حال کچھ بھی ہو، ہماری حکومت، ریاست اور انتظامیہ کو چاہیے کہ اس بے حیائی کو فروغ دینے میں جو لوگ بھی ملوث ہوں، ان کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے، تاکہ آئندہ کسی کو ایسی خرافات کرنے کی جرأت نہ ہو۔

اس سال ۱۴؍ اگست کا دن حکومت اور عوام نے اس لیے بھی زیادہ خوشی کے طور پر منایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت سے ہماری افواج نے اپنے سے پانچ گنا بڑے ملک ہندوستان کو شکست دی اور معرکۂ حق جیتا ہے۔ الحمدللہ! پاکستان کا ہندوستان کے خلاف فتح حاصل کرنا یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم، ہماری افواج کی ہمت وجرأت اور قوم کے اتحاد واتفاق کی برکت سے ممکن ہوسکا ہے، اس پر ہمیں خوش ہونا چاہیے، لیکن اس خوشی کے لمحے میں بجائے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کے کچھ نام نہاد روشن خیال لوگ ہماری ان خوشی کے لمحات کو اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب کو دعوت دینے کا سبب بن رہے ہیں، اس لیے حکومت اور انتظامیہ کو چاہیے کہ ان کے خلاف سخت ایکشن لے، کیونکہ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان اور اسلامی حکومت کا شعار یہ بتایا ہے کہ:

’’اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ‘‘ (سورۃ الحج:۴۱)

''وہ لوگ کہ اگر ہم اُن کو قدرت دیں ملک میں تو وہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں بُرائی سے اور اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے آخر ہر کام کا۔''

یہ بات ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ قومی و اجتماعی جرائم کا مداوا محض انفرادی اعمال اور دعاؤں سے نہیں ہوتا۔ قوم کی ترجمان اور نمائندہ ہر ملک کی حکومت ہوا کرتی ہے۔ اگر حکام نیک ہوں، جو نیک باتوں کو رواج دیں اور بری باتوں سے منع کریں، اجتماعی اور انفرادی زندگیوں میں اسلامی تعلیمات کو رواج دیں تو اگر وہاں کے کچھ افراد میں کمی، کوتاہی اور کمزوریاں بھی ہوں تو پوری قوم اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا نشانہ نہیں بنتی، ورنہ پوری قوم اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ کا مورِد بن جاتی ہے، چاہے وہاں کے لوگ نیک فطرت اور اولیاء اللہ ہی کیوں نہ ہوں!

## شعائرِ اسلام کی توقیر ضروری ہے!

ہمارے ملک کی انتظامیہ میں بعض لوگوں کا یہ حال ہے کہ اسلام آباد میں پاکستان بننے سے بھی پہلے سے موجود مدنی مسجد، جو وقف شدہ زمین پر بنی تھی، حکومتی اوقاف کے تحت رجسٹرڈ تھی اور نمازیوں سے آباد تھی، اسے حکومتی مشنری کے بعض لوگوں نے راتوں رات ڈھا کر اور مسمار کر کے اس جگہ پر رات بھر میں پودے لگا دیے اور اس جگہ کو گرین بیلٹ کا حصہ بنا کر مسجد کا نام ونشان مٹا دیا۔ یہ خیال تک نہیں کیا گیا کہ ہم نے یہ خطہ اور ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا اور اسلام میں مساجد کی اپنی ایک حیثیت اور عظمت ہے، کسی مسلمان سے مسجد کی کسی قسم کی بے ادبی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، چہ جائے کہ اس کو مسمار کر دیا جائے۔ فیا للعجب!

بتایا جائے کہ ہمارے ملک کی انتظامیہ کے اس طرح کے اقدامات سے کیا اللہ تعالیٰ اس ملک اور قوم سے ناراض نہیں ہوں گے؟! یقیناً اس طرح کے اقدامات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غیظ وغضب کی دعوت دینے کے مترادف ہیں، اور اس قسم کے اقدامات ماضی اور حال کی طرح قسما قسم زمینی وآسمانی مصائب کا ذریعہ ثابت ہوسکتے ہیں۔

## صوبہ خیبر پختونخوا، گلگت، آزاد کشمیر میں سیلابی صورت حال

صوبہ خیبر پختونخوا، جو پہلے ہی ایک عرصہ سے امن وامان کی مخدوش صورت حال اور دہشت گردی کے عفریت کا شکار تھا، نیز حکومتی اداروں کی ناکامی اور نااہلی بھی وہاں اپنے عروج پر ہے، اب رفتہ رفتہ موسمیاتی